صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

اُمّتِ مُصطفٰے کی خصوصیات

18-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَرورا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

مختصر وضاحت: اے ہمارے مہربان آقا! ہم نے گناہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمانے میں کوئی کمی نہیں فرمائی۔ آپ پر کروڑوں بار دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بَیان میں ہم "**اُمّتِ مُصطفےٰ کی**

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خُصوصیات" کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم سُنیں گے کہ تورات شریف میں اُمّتِ مُصطفٰے کی کن کن خُصوصیات(Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے،جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا تھا؟اِس کے بعد اُمّتِ محبوب کی اَفضلیت کی وجہ اور چھ(6) عظیمُ الشّان فضائل بھی بَیان ہوں گے،اُمّتِ محبوب کے افراد کے حافِظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں،اِس تَعَلُّق سے بزرگوں کے اَقوال اور حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سُنیں گے۔ آخر میں غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحبَّت و شفقت کی چند جھلکیاں بھی بَیان ہوں گی۔اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرو درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔یاد رکھئے!یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے،کیونکہ علمِ دِین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں اُمّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا ذِکْر پایا ہے جو سب اُمّتوں سے بہتر (Better) ہو گی،لوگوں کو بھلائی کا

حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، حتّٰی کہ کانے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پاک پرور گار! اسے میری اُمَّت بنادے۔“ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔“ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پرورد گار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذِکر پایا جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سُورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع و غروب کا حساب رکھیں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵ ملتقطاً)) اور منصبِ حکومت و امامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔“

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پرورد گار! اسے میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا، جن کی دُعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہو گی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو

اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں، ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہو گی، وہ ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی(Water) نہ پائیں گے، وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا، ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے ربِّ کریم! میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔“ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔“ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ یہاں ایک بات توجہ طلب ہے کہ گناہ کا پختہ ارادہ کرنا مثلاً اسباب نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہ کیا، مگر مکمل ارادہ تھا تو اب گناہ گار ہو گا۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمَّتِ مرحومہ کا ذکر پایا، جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چُن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا

،جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔"یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے پاک پروردگار!تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔"اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسٰی!وہ احمدِ مجتبٰی،مالکِ ہر دوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔"

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی:"اے اللہ پاک!ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں(محفوظ)ہوں گے(یعنی قرآنِ کریم ان کے سینوں میں محفوظ ہو گا)،وہ اہلِ جنت کا سا مختلف(Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے،مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو،جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔"یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے میرے پروردگار!تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔"اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسٰی!وہ احمدِ مجتبٰی،مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔"جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سیِّدُ الانبیاء،مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے:"کاش!میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفےٰ،احمدِ مُجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔"تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے 3 آیات نازل فرمائیں،چنانچہ پارہ 9،سُوْرَةُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 144 اور 145 میں اِرشاد ہوتا ہے:

يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ﳲ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ

ترجمۂ کنزُالایمان:اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے

الشّٰکِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ کَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

(پ ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 159 میں اِرشاد ہوا:

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاً وملتقطاً)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه **اُمّتِ مُصطفٰی** میں پیدا ہونے کی اِس نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کرتے ہیں:

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں   مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تُو نے اے رحمٰن کیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمّتِ مُصطفٰی کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خُصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے حضرت

سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا، اس مقدس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خُصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عِلْم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ مُصطفٰے کے ہیں، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا (Request) پیش کی، مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت سیّدُنا محمدِ مصطفٰے، حبیبِ کبریا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے اصحاب** (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) **میں سے ہوتا۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں چند مدنی پھول ذہن نشین کر لیجئے: (1) پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کا کیسا ہی خاص ولی، صحابی بلکہ کوئی فرشتہ کسی بھی نبی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا، جیسا کہ

بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ (فرشتوں کے رسولوں) سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۴۷ ملخصاً) (2) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (تمام نبیوں کے نبی) اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی (اللہ پاک کی تمام مخلوق) سے افضل تر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۲۶۸) (3) حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اس اُمت میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار فرمانا، اس اُمت کی فضیلت کا پتا ضرور دیتا ہے، مگر وہ اس اُمت سے بہت افضل بلکہ ان 5 انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہیں کہ جو دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بھی افضل ہیں۔

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتے رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کر پائیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی اُمّت میں مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل (ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور افضلیت کی وجہ ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اس اُمّت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں گے، اِن میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں

گے ،نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو، بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک وہوشیار ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں، چنانچہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمَّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام اُمّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ (Reason) اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/۲۸۹)

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے ہیں؟ یاد رہے: اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والے کو بُرائی سے روکیں گے تو وہ بُرائی سے رُک جائے گا تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں مُیسّر ہے، قربان جائیے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر! جنہوں نے ایک ایسا عظیم الشّان **مدنی مقصد** عطا فرمایا ہے کہ جس کو پانے کے لیے ہمارے پاس **"نیکی کی دعوت"** کو عام کرنے کے سینکڑوں

مواقع ہیں، وہ مدنی مقصد کیا ہے ؟، آیئے ! مل کر دُہرا لیتے ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **مسجد بناؤ تحریک** ہے، یہ **مسجد بھرو تحریک** ہے، یہ **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے، **کاش!** ہم بھی اِس کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو جائیں، یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، مگر کسی عُذر کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہمیں روزانہ کم از کم 2 گھنٹے تو مدنی کاموں کے لیے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے لیے پیش کرنے ہی چاہئیں، بسا اوقات ہم بڑی بڑی مساجد میں جمعہ کے دن لوگوں کی بہت بڑی تعداد دیکھ کر خوش ہو جاتے ہوں گے کہ ہماری مسجدیں آباد ہو گئی ہیں، نمازی بہت بڑھ گئے ہیں بلکہ ماہِ رمضان میں یہ نظارے زیادہ دیکھنے کو ملتے ہوں گے، مگر اس کے ساتھ شاید آپ نے یہ منظر بھی دیکھا ہو گا کہ ماہِ رمضان کی رُخصتی کے ساتھ ہی بد قسمتی سے مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں، **نمازیوں کی تعداد** کم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ اگر مختصر سا جائزہ لیا جائے تو سینکڑوں مساجد ایسی بھی ہوں گی کہ جہاں آبادی بھی ہے مگر نماز پڑھنے والے نہیں، مسجد تو ہے مگر اِمام نہیں، ایسے عَلاقوں میں **"نیکی کی دعوت"** کی کتنی زِیادہ ضرورت ہے، اُمّتِ مصطفٰے کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہمیں وقت کی قربانی دینی ہو گی۔ **اے کاش!** ہمیں دردِ اُمّت نصیب ہو جائے۔

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص88)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل

حَکِیْمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَم (یعنی اُمّتوں میں سے آخری اُمّت) ہے، گزشتہ اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہوگئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعِث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا (Wish) کرتے تھے۔ (3) جیسے ربّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا، ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقاب سے، اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسَبی ناموں سے پکارا گیا: (یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا) وغیرہ مگر اس اُمّت کو (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) (اے ایمان والو!) کے دِلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہوجاتی تھیں، مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ و عُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے، اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔ (تفسیر نعیمی، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/۹)

اے خدائے دو جہاں اِحسان تیرا ہے بڑا　　تُو نے پیدا ان کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی پھولوں میں اُمت کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے احسانات کا بھی بیان ہے، جن میں یہ بھی ہے کہ ہمارے جرم و گناہوں کی پردہ پوشی کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس اُمت میں علماء و اولیاء ہوتے رہیں گے۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان حنفی تو کروڑوں شافعی، اسی طرح مالکی و حنبلی ہیں۔ اسی طرح کروڑوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی سلسلوں سے وابستہ ہو کر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے سائے میں ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خُصوصیات سے نوازا ہے، ان میں سے ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس اُمّت کو **حافظے کی مضبوطی** کی عظیمُ الشان نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں عِلْم کا حُصول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبدالرحیم عراقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عُبور حاصل کیا، گزشتہ اُمّتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔ (شرح زرقانی علی المواہب، خصائص امتہ ... الخ، ۷/۴۷۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت میں کثیر علماء ہوئے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

آیئے! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم اپنے اوپر لازم (فرض وواجب) علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ بعض فرائض علوم حاصل کرنے کا ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** بھی ہے، **مدرسۃ المدینہ آن لائن**(On line) کے ذریعے اپنے وقت کی سہولت کے مطابق مختلف موضوعات پر علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے (مدرسۃ المدینۃ On Line کی فیس (Fee) بھی ہے اور یہ بذریعہ انٹرنیٹ پڑھایا جاتا ہے)۔

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یادداشت (حیرت انگیز حافظے) کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزّت افزائی فرمائی۔ (شرح زرقانی علی المواہب، خصائص امتہ...الخ، ۷/۴۷۸)

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بزرگ کے قوتِ حافظہ کے بارے میں سُنئے، چنانچہ

3لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُالحَدِیْث، اَمِیْرُالمُؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی قوتِ حفظ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے، وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ عِلْم کے ابتدائی دور میں انہیں 70 ہزار احادیث حفظ (یعنی زبانی یاد) تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد 3 لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی، آپ اپنے شُیُوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹ ملتقطاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ایک بہترین خُصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گی تو اللہ کریم اُمتِ مُصطفٰے کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیۡہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ

قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اورآپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں، لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ کو اور آپ کی اُمّت کو اس کا علم کیسے ہوا؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبینا وامتہ ... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مُصطفٰے کی اُمّت ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس اُمّت کے لئے رحمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طاعون ایک ایسی جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں گردن، بغلوں اور ران کے کنارے میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو کر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔ (عجائب القرآن، ص۲۶۱)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مَرَض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا، مگر یہ اُمَّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل و کرم

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنا دیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث: ۵۷۳۴)

حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمَّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب

مقرر کی گئی ہے، وہ اس اُمّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس اُمّت کے لئے رحمت ہے۔ (تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵) دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعُون کو رحمت کیا ہے، اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے، اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔ (تفہیم البخاری، ۸/۸۰۰)

کرم اے شافعِ محشر کھلے اَعمال کے دفتر گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری اُمّت سے
نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے الٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے
الٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا بچا دنیا کی آفت سے بچا عقبیٰ کی آفت سے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۰۲، ۴۰۳)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون کہ جو پچھلی اُمّتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرر تھا، مگر اِس اُمّت کے لئے اِسے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اُمّت سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعُون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر تکلیف و آزمائش ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے خود بھی بچیں اور دُوسروں کو بھی بچائیں، خوب خوب نیکیاں بجالائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے **سامانِ آخرت** جمع کیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**صدائے مدینہ**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو "**صَدائے مدینہ**" لگانا کہتے ہیں۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر (Propagation) ہوگی۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہوگی۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً)

"**صدائے مدینہ**" والے مدنی کام سے متعلق مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ

المدینہ کے رِسالے **"صدائے مدینہ"** کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"صدائے مدینہ"** لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ دکھائے مدینہ

ایک ڈویژن (Division) کے مَدَنی مشورے میں دورانِ مَدَنی مَشْوَرہ جب صدائے مدینہ کی بات چلی تو ایک اسلامی بھائی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مدینے شریف کی حاضِری کی سَعَادَت حاصِل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں، کیونکہ وہ پابندی سے صدائے مدینہ لگاتے ہیں۔

صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ الٰہی دکھا دے ضیائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں (30ویں) پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی ہے، اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ **یاد رہے!** اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمّتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیمُ الشان نعمت نہیں ملی، مگر ربِّ کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیمُ الشان اور مبارک رات کا تحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تُو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی، اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (الروض الفائق، ص ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کے گناہوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔

یاد رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمت سے اتنی

محبت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر گناہگارانِ اُمت کو یاد فرمایا، چنانچہ دنیا میں جَلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی پَرْوَرْدَگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۲) امام زُرقانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: "اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِرْیَہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ (زرقانی علی المواھب، ولادتہ و عجائب ومارات۔۔۔الخ، ۱/۲۱۱)

رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی" کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا "الصَّلٰوۃُ والسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفرِ مِعراج پر روانگی کے وقت اُمَّت کے عاصِیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی (وکلم اللہ موسٰی تکلیمًا)، ۴/ ۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفھوماً)

عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گُنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔ (مسلم، باب دعاء النبی لامتہ، ...الخ، ص ۱۰۹، حدیث: ۲۰۲ مفھومًا)

جب قَبر شریف میں اُتارا گیا، لبِ جاں بخش کو جُنْبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ **قِیامت** میں بھی اِنہی کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے "نَفْسِی نَفْسِی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی" (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس غمخوارِ اُمَّت کے لب پر "یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ" (اے رَبّ! میری

اُمَّت کو بخش دے) کا شور ہو گا۔ (مسلم، باب ادنی اھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۶، ۱۰۵، حدیث: ۱۹۴ مفھوماً)

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے　　کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسولَ اللہ　　تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے　　خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی　　مِرے حُضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحَبَّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال ہے۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن و مہربان آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر **فرائض و واجبات** کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، مسجدوں سے دُور اور علم و علماء کی اہمیت سمجھنے سے محروم دِکھائی دیتی ہے، عاشقانِ رسول سے رشتہ توڑ کر بُری صحبتوں کی شیدائی ہو گئی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکی ہے، سُنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جا رہی ہے، غیر مسلموں اور فاسق و فاجر لوگوں کی نقّالی کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے، حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہو چکی ہے، سُود، جُوا، شراب نوشی، رِشوت، بدکاری، حرص ولالچ، قتل و غارت گری اور قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، فحاشی، والدین کی نافرمانی، چوری، ڈاکہ زَنی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار

ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دِین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الْغُرَباء ہے

جو قوم کے مالک تھی علوم اور حِکَم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”دارُ الافتا اہلسنت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایسے اُمّتی بن جائیں جیسا ایک اُمّتی کو ہونا چاہیے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو بیان کردہ بُرائیوں سے بچائیں، سُنّتیں اپنائیں، علمِ دِین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچائیں، الغرض ہمارا ظاہر و باطن ایسا سنور جائے کہ جو بھی دیکھے بے ساختہ پکار اُٹھے کہ **”اُمّتی ہو تو ایسا“**۔ تو آیئے! عشقِ رسول کا جام پینے، کامل اُمّتی بننے، اپنے ظاہر و باطن کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **”دارُالاِفتاء اہلسُنّت“** بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُ الاِفتا 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُ الایمان، بابری چوک باب

المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مُختلِف علاقوں اور پاکستان کے مُختلِف شہروں میں بھی **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفْتِیانِ کِرام اُمّتِ مُسْلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصْرُوف ہیں۔ اِس کے علاوہ **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** کے مُفْتِیانِ کِرام ٹیلی فون، واٹس ایپ (WhatsApp) اور اِنْٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنْٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے سلسلوں میں **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لئے اِن نمبرز پر رابِطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115-------0300-0220114

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون سے **"دارالافتاء اہلسنّت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔ یادرکھئے! پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح 10:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کِیا جاسکتا ہے، دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔ (رمضان المبارک میں ضرورتاً اوقات میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ اَبدِ قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

کھانا کھانے کی سُنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔ (ابن ماجه،کتاب الاطعمه،باب الوضوء عند الطعام ،حدیث۳۲۶۰،ج۴،ص۹) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۳۲) ☆جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھئے یا سرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹ ملخصًا) ☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

---

[1] ۔۔۔ مشكاة الصابيح،كتاب الايمان،باب الاعتصام بالكتاب والسنة،الفصل الثانی، ۵۵/۱،حديث:۱۷۵

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)(فردوس الاخبار، حدیث: ١، ١٩٥٥/ ٢٧٤) ☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔☆اپنے سامنے سے کھایئے۔☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔(سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی)عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔(فتاویٰ رضویہ ٢١، /٦٥٢)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312صفحات)اور120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵